گاسپل کروسیڈ کے بانی اور صدر کے صاحبزادے فلِی ڈرسٹا ئن نے اپریل ۱۹۹۵ء کے ایک خط میں کہا ہے کہ تنظیم سے مدد حاصل کرنے والے رہنماؤں کے لیے جواب دہی کا ایک طریقہ کار وضع کر لیا گیا ہے۔ اگر کسی کو پیش آمدہ واقعات سے دکھ ہوا ہے یا کوئی غلط فہمی پیدا ہوئی ہے تو اس کے لیے اُنہیں ازحد افسوس ہے۔ تنظیم کی جانب سے آزادانہ طور پر معجزات کی تصدیق پر جیرالڈ ڈرسٹا ئن نے کہا ہے کہ "یہ بصیرت کا معاملہ ہے، محض شعور کا نہیں ---اگر آپ روح القدس کی مدد سے چیزوں کو نہیں دیکھتے تو آپ اِس کام کے اہلِ ہی نہیں۔" (کرسچنٹی ٹوڈے، ۱۱ ستمبر ۱۹۹۵ء)

ایشیا

پاکستان: "مسیحیوں کو یہ نہ سوچنا چاہیے کہ اُن کے خلاف تعصّب برتا جاتا ہے۔" سینیٹر قاضی حسین احمد

"پاکستان کرسچن کانگرس" کے زیرِ اہتمام "پاکستان میں اقلیتیں اور مذہبی آزادی" کے موضوع پر منعقدہ سیمینار [اسلام آباد: ۳ دسمبر ۱۹۹۵ء] سے خطاب کرتے ہوئے مسیحی مقررین نے مطالبہ کیا کہ وطنِ عزیز میں شراب پر پابندی عائد کی جائے۔ سیمینار میں سینیٹر قاضی حسین احمد مہمانِ خصوصی تھے۔ دوسرے مقررین میں جمعیت علمائے اسلام کے سینیٹر حافظ حسین احمد، تحریک فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری سیّد افتخار نقوی، نذیر حسین بھٹی صدر "کرسچن ایسوسی ایشن" پروفیسر سلامت اختر اور ڈاکٹر رابرٹ ٹریر، جنرل سیکرٹری "انٹرنیشنل ایسوسی ایشن برائے آزادی مذہب" شامل تھے۔

حافظ حسین احمد نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفّظ کریں۔ اُنہوں نے مسیحی برادری سے اپیل کی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر شراب فروشی کے خلاف مشترکہ جلوس نکالیں۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ وہ دن دُور نہیں، جب مسلمان اور مسیحی مل کر یہودی لابی کی سازشوں کے خلاف اقدام کریں گے۔

مہمانِ خصوصی سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا کہ مسیحیوں کو یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اُن کے خلاف تعصّب برتا جارہا ہے۔ "حقیقت تو یہ ہے کہ یہاں مسلمانوں کو بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی نہیں۔" قاضی صاحب نے اسلام کے خلاف مغربی ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کو دہشت گردوں کے رُوپ میں پیش کر رہے ہیں۔ مختلف ملکوں میں اسلامی تحریکیں اُبھر کر سامنے آ گئی ہیں تاکہ اُن مظالم کا تدارک کیا جا سکے جو حکمرانوں کی طرف سے لوگوں پر

کیے جاتے ہیں۔

سیمینار کے آغاز میں جناب نذیر بھٹی نے مسیحی پرسنل لاء کے تحفظ، قانونِ توہینِ رسالت میں ترامیم اور شراب پر پابندی، تین بڑے مسائل پر اظہار خیال کیا۔ اُنھوں نے تجویز کیا کہ قانون توہینِ رسالت کے تحت تھانے میں ابتدائی رپورٹ درج کرانے سے پہلے مسلم اور مسیحی مذہبی رہنماؤں پر مشتمل ایک کمیٹی وقوعہ کا جائزہ لے۔ اُنھوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مسیحیوں کے پرسنل لاء کے مطابق فیصلے کرنے کے لیے مسیحی ججوں کا تقرر کیا جائے، نیز مسیحیوں کو شراب نوشی کے پرمٹ نہ جاری کیے جائیں۔ پروفیسر سلامت مسیح نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسیحی اُس اکثریت کا حصہ ہیں جسے اپنے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔ مسیحیوں نے تحریکِ پاکستان کی تائید کی اور وہ اتنے ہی اہم شہری ہیں جتنا کوئی مسلمان شہری ہے۔ اُنہیں اِس بات پر شکوہ تھا کہ نصابی کتابوں میں کسی ایک مسیحی کا نام بھی شامل نہیں جِس نے مسلمان رہنماؤں کے شانہ بشانہ تحریکِ پاکستان میں کام کیا۔ رابرٹ ٹریر نے اس امر پر زور دیا کہ مذہبی آزادی انسانی عزت ووقار کے لیے بنیادی سماجی شرط ہے۔

تمام مسلمان مقرّرین نے مسیحیوں کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا اور اُنہیں "ملی یک جہتی کونسل" میں شرکت کی دعوت دی۔

"آٹھویں آئینی ترمیم" کے خلاف مہم کا پروگرام

[آئین پاکستان کی آٹھویں ترمیم مسلسل زیرِ بحث رہی ہے۔ اس ترمیم سے جہاں صدر مملکت کے اختیارات میں اِس حد تک اضافہ ہوا ہے کہ اقتدار کا توازن عوام کے ووٹوں سے منتخب وزیر اعظم کی حکومت کے مقابلے میں صدر مملکت کی جانب جُھک گیا ہے، وہیں اس ترمیم سے اُن متعدّد اقدامات کو تحفّظ حاصل ہے جو ضیاء الحق مرحوم نے نفاذ اسلام کے حوالے سے کیے تھے۔ ضیاء الحق دور کی آمرانہ طرزِ حکومت سے اختلافات اپنی جگہ، مگر نفاذ اسلام کے مسئلے پر پاکستان میں بحیثیت مجموعی کوئی اختلاف نہیں۔ جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے سیکولر داعی، بالعموم مسلمانانِ پاکستان کی اِس تمنّا اور خواہش کو بھول جاتے ہیں۔

مسیحی تنظیم "جسٹس اینڈ پیس کمیشن پاکستان" نے آٹھویں ترمیم کی تنسیخ کے لیے ایک مہم کا آغاز کیا ہے۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کی اطلاعات یہ ہیں۔ مدیر]

جسٹس اینڈ پیس کمیشن پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ آٹھویں آئینی ترمیم کے خاتمے کے لیے باقاعدہ مہم شروع کی جائے۔ ماہ دسمبر ۱۹۹۵ء میں کمیشن دستخطی مہم کا آغاز کرے گا اور اِس ترمیم کے خلاف زیادہ سے زیادہ دستخط حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔